مہربان بولے ہواے کافر دنیا کیلیے کر دیا دین کو ثمن اپنے عدم کیا کیتا

دیگر مرثیہ مفردہ

دیکھیو چرخ کی بیدادی ہائے فاطمہ آج ہیں فریادی ہائے
ہو گئی دست تظلم سے حیف خانۂ دین کی بربادی ہائے
اہل بیت نبوی بیٹھے ہیں لُٹ شہر کوچے کے سے وادی ہائے
رہنمائی کو چلے امت کی کربلا دین کے جو تھے ہادی ہائے
شام کی فوج نے آ کر دیکھو لُٹ پل میں ویران کی یہ آبادی ہائے
مارتا کسید حرم کو نہ ڈرا کیا زمانیکی ہے صیادی ہائے
گرچہ ہی ظلم ترا کام و لے چرخ اتنی ستم ایجادی ہائے
یا نبی تیری ہی امت نے آج یوں تری آل کو ایذادی ہائے
تخت کی رات ہی ماتم میں دلھن ہی یہ قاسم کی عجب شادی ہائے
بولا منہ دیکھ عروس اپنی کا ہو گئی ختم یہ دامادی ہائے
یہی قسمت تھی تری کیا کیجے ہائے لے دین کی شہزادی ہائے
شکل اکبر جو نبی سے تھی شبیہ دہر نے خاک میں ملوادی ہائے
پیٹ کر سر کو ملا اک روئے دیکھکر شمر کی جلادی ہائے
نوح سے لے کے قلم تک لرزا جب چلا خنجر فولادی ہائے
غم نے سجاد کے اس رونے پر لکھی طالع کی نہ مٹوادی ہائے
باپ بھائی کی شہادت کی اب کس نے عابد کی خبر لادی ہائے
نشتر غم نے اب اک عالم کے کی رگ جان پہ فصادی ہائے
کفر کے گھر کے تئیں کر آباد دین کی بستی کو لٹوادی ہائے
صف مژگان کی طرح اک پل میں صف ایمان کو الٹادی ہائے
قید میں اب تو حرم جاتے ہیں ہوگی کسطرح سے آزادی ہائے

سودا یہ سنکے ترا نظم کلام
کہتی ہے سوز کی استادی ہائے